خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار | 28۔اکتوبر 1996ء

روزنامہ الفضل ربوہ

فون 213029

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81نمبر 246 | سوموار 14جمادی الثانی۔1417ھ 28اخاء 1375ھش 28اکتوبر 1996ء

یہ زندگی جس پر فخر کیا جاتا ہے ہیچ ہے

یقیناً یاد رکھو کہ خدا ہے اور مرکر اس کے حضور ہی جانا ہے کون کہہ سکتا ہے کہ سال آئندہ کے انہی دنوں میں ہم میں یہاں کون ہوگا اور کون آگے چلا جائے گا۔ جبکہ یہ حالت ہے اور یقینی امر ہے پھر کس قدر بدقسمتی ہوگی اگر اپنی زندگی میں قدرت اور طاقت رکھتے ہوئے اس اصل مقصد کے لئے سعی نہ کریں (دین حق) تو ضرور پھیلے گا اور وہ غالب آئے گا کیونکہ خدا تعالیٰ نے ایسا ہی ارادہ فرمایا ہے مگر مبارک ہوں گے وہ لوگ جو اس اشاعت میں حصہ لیں گے۔ یہ خدا تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے جو اس نے تمہیں موقعہ دیا ہے۔ یہ زندگی جس پر فخر کیا جاتا ہے ہیچ ہے اور ہمیشہ کی خوشی کی وہی زندگی ہے جو مرنے کے بعد عطا ہوگی۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

دیکھو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) فلاح وہ شخص پاوے گا جو اپنے نفس میں پوری پاکیزگی اور تقویٰ طہارت پیدا کرلے اور گناہ اور معاصی کے ارتکاب کا کبھی بھی اس میں دورہ نہ ہو اور ترک شر اور کسب خیر کے دونو مراتب پورے طور سے یہ شخص طے کرلے تب جاکر کہیں اسے فلاح نصیب ہوتی ہے۔ ایمان کوئی آسان سی بات نہیں۔ جب تک انسان مرہی نہ جاوے تب تک کہاں ہو سکتا ہے کہ سچا ایمان حاصل ہو۔

دیکھو ایمان کی دو ہی نشانیاں ہیں۔ اول درجہ یہ ہے کہ گناہ کو انسان چھوڑ دے اور ایسی حالت اس کو میسر آجاوے کہ گناہ کرنا گویا آگ میں پڑنا ہے یا کسی کالے سانپ کے منہ میں انگلی دینا ہے یا کوئی خطرناک زہر کا پیالہ پینے کے برابر ہے۔ پھر یاد رکھو کہ صرف ترکِ شر ہی نیکی نہیں ہے۔ نیکی اس میں ہے کہ ترکِ شر کے ساتھ ہی کسب خیر بھی ہو۔ ترک گناہ میں جب انسان اس درجہ تک ترقی کر جاوے تو پھر چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے منشاء کے موافق (-) بڑی سرگرمی سے نیک اعمال کو بجا لاوے اور کوئی روک اس کی طبیعت میں پیدا نہ ہو اور انشراح صدر سے نیکی کرنے پر قادر ہو جاوے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 561)

عیب کی ٹوہ لگانا بہت بیہودہ عادت ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

پھر فرمایا ایک دوسرے کے عیب کی ٹوہ میں نہ رہو۔ اب بہت سے جھگڑے ہمارے پاکستان سے آئے ہوئے بسنے والوں میں خصوصاً جرمنی میں جو پائے جاتے ہیں ان میں ایک بڑی وجہ دوسرے کے عیب کی ٹوہ میں لگے رہنا ہے۔ ایسی بیہودہ عادت ہے اور اس کا اصل میں اگر مزید تجزیہ کریں تو اس کی وجہ یہ بنتی ہے کہ ایک انسان جب دوسرے کو اپنے سے اچھا دیکھے اور خود اچھا بننے کی صلاحیت یا طاقت نہیں ہے۔ کہ نیکی میں اس سے آگے بڑھ سکے تو اس کی ٹانگ کھینچ کے اپنے سے نیچا کرنے کی جو خواہش ہے وہ یہ ہے جو ٹوہ لینے پر منتج ہوتی ہے۔ اچھا ہمیں پتہ ہے وہ جیسے بنتا پھرتا ہے۔ جیسا معاشرے میں اس کی عزت ہے۔ چلو ہماری تو نہیں۔ مگر ہم اس کی ایسی بات نکالیں گے جو سارے معاشرے میں کہہ سکیں گے کہ یہ ہے وہ شخص۔ اس کی اصل حقیقت یہ ہے۔ اور جو ٹوہ لگاتا ہے بدنیتی سے اس کی ٹوہ میں اور اس کے نتیجوں میں ظن لازماً شامل ہوتا ہے۔ اور بدظنی شامل ہوتا ہے جو ظن کی مکروہ شکل ہے اور پھر تجسس کرکے اس کے عیب جو نکالتا بھی ہے اس کو خدا اور رسول نے حق ہی نہیں دیا کہ اس عیب کو دوسروں کے سامنے بیان کرے۔ بغیر تجسّس کے بھی آپ کے علم میں جو بات آتی ہے (دینی) معاشرے میں آپ کو کوئی حق خدا نے نہیں دیا کہ آپ اس بات کو اچھال کر عوام الناس میں پہنچائیں۔ جو اولوالامر ہیں جن کے سپرد نظام کیا گیا ہے ان تک باتیں پہنچانا فرض ہے۔ لیکن اتنی ہی باتیں جو سچی ہوں لیکن عوام الناس میں ان باتوں کی تشہیر تو شروع سے ہی منع

باقی صفحہ 7 پر

وہ نمونہ دکھلاؤ جو غیروں کے لئے کرامت ہو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

سانحہ ارتحال

○ مکرم عبدالحمید چوہدری صاحب ڈیفنس سوسائٹی لاہور لکھتے ہیں۔

میری ممانی محترمہ ثریا بیگم صاحبہ اہلیہ حضرت حکیم فضل الرحمان صاحب (وفات یافتہ - مربی انچارج نائیجیریا) ماڈل ٹاؤن لاہور میں مختصر علالت کے بعد 13- اکتوبر 1996ء کو وفات پا گئیں۔ وفات کے وقت ان کی عمر قریباً 90 سال تھی۔ چونکہ موصوفہ موصیہ تھیں اس لئے ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا۔ جنازہ مکرم سلطان محمود انور صاحب۔ ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھایا اور انہوں نے ہی تدفین کے بعد دعا کرائی۔

اپنی شادی کے قریباً ڈیڑھ سال بعد مکرم حکیم فضل الرحمان صاحب کو نائیجیریا بھجوا دیا گیا جہاں 14-15 سال لگاتار خدمت سرانجام دینے کے بعد وہ 1947ء کے آخر میں پاکستان واپس تشریف لائے اور واپسی سے چند سال بعد اگست 1955ء میں وفات پا گئے۔ گویا کہ محترمہ ممانی صاحبہ نے اپنی 90 سالہ زندگی میں صرف 10-9 سال ازدواجی زندگی کے گزارے۔ آپ بہت شاکر۔ ملنسار اور باوقار خاتون تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

درخواست دعا

○ محترمہ بیگم صاحبہ مکرم منیر احمد قریشی صاحب آف ماڈل ٹاؤن لاہور ان دنوں لنڈن کے ایک ہسپتال میں شدید بیمار ہیں حالت تشویش ناک ہے۔ احباب سے موصوفہ کی جلد اور کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ضروری اعلان

○ نمائندہ الفضل مکرم چوہدری محمد شریف صاحب (ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر) توسیع اشاعت الفضل اور وصولی چندہ جات کے لئے ضلع راولپنڈی اور ضلع اٹک کے دورہ پر آرہے ہیں۔ جملہ عہدیداروں اور تمام احباب سے مکمل تعاون کی درخواست ہے۔

○ نمائندہ الفضل مکرم طاہر احمد صاحب گجراتی توسیع اشاعت الفضل اور وصولی چندہ جات کے لئے ضلع بہاولپور اور ضلع بہاولنگر کے دورہ پر آرہے ہیں۔ جملہ عہدیداران اور تمام احباب سے مکمل تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

28- اخاء 1375 ھش — 28 - اکتوبر 1996ء

ہمدردی کو شعار بنائیں

یہ تو ممکن ہی نہیں کہ بہت سے لوگ اکٹھے رہتے ہوں اور ان میں آپس میں کبھی نہ کبھی غلط فہمی پیدا نہ ہو جاتی ہو۔ ایک دوسرے کے متعلق دل میں انقباض کا جذبہ جنم نہ لیتا ہو۔ اور یہی وہ باتیں ہیں جو بڑھتے بڑھتے اشتقاق اور لڑائی جھگڑوں پر منتج ہو جاتی ہیں۔ لیکن کیا یہ صورت حال ایسی ہے کہ اسے فطری سمجھ کر جاری رہنے دیا جائے۔

اکثر اوقات فطرت کے نام کا سہارا لے کر بعض خامیوں کو برداشت کرنے کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ حالانکہ توجہ اس بات کی طرف دلائی جانی چاہئے کہ اگر یہ فطری خامی بھی ہے تو اس کو دور کیا جانا چاہئے۔ انسان تو نیک فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔ اس کے حالات اور اس کا ماحول بعض اوقات اس کی فطرت کو کسی حد تک مسخ کر دیتے ہیں۔ اس لئے ہر خامی جو سامنے آئے اسے یہ کہہ کر نظرانداز نہیں کر دینا چاہئے کہ انسانی فطرت کمزور ہے۔ یہ فطری کمزوری ہے۔ بلکہ اسے دور کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اگر ہر شخص اپنی اپنی طبیعت کا جائزہ لے اور جو کچھ وہ کہتا ہے یا کرتا ہے اس کا تجزیہ کرے تو یقیناً اس کے لئے اپنی خامیوں کو دور کرنا مشکل نہ ہو گا۔ مشکل وہاں پیش آتی ہے جہاں ہم سوچتے ہی نہیں۔ سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کرتے۔

پس یہ بات تو اکثر سامنے آتی ہے کہ ایک دوسرے کی بعض باتوں سے دلوں میں انقباض پیدا ہوتا ہے۔ ایک خلیج پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ اور معاشرے میں لوگ بٹ کر رہ جاتے ہیں۔ کوئی کسی کو سلام نہیں کرتا۔ کوئی کسی سے ہمدردی نہیں کرتا۔ کوئی کسی کا خیال نہیں رکھتا۔ مدد کی ضرورت ہو تو مدد کے لئے تیار نہیں ہوتا یعنی بعض لوگوں میں یہ باتیں آجاتی ہیں۔ اور اگر ان کو یونہی چلنے دیا جائے تو بات بڑھ جاتی ہے۔ کہتے ہیں کہ سوراخ شروع میں چھوٹا ہو تو آہستہ آہستہ پھیلنے لگتا ہے۔ یہی حالت انسانی طبائع کے اعمال و اقوال کے ساتھ پیش آتی ہے۔ اگر ہم ایک دوسرے سے ہمدردی کریں اور ہمدردی کرنے کا پہلا قدم یہ ہے کہ ہم دوسرے کی باتوں کو مغائرت سے نہیں اپنائیت سے دیکھیں۔ ہمدردانہ غور کریں۔ اگر وہی بات ہم سے سرزد ہوئی ہو تو ہمارا رویہ کیا ہو گا۔ ایسا کرنے سے بہت سی غلط فہمیاں دور ہو جاتی ہیں۔

ہمدردانہ غور کا دوسرا قدم یہ ہے کہ اگر کسی کو کوئی ضرورت پیش آئے اور ہم اس کی ضرورت پوری کر سکیں تو ہمیں اس کی ضرورت پوری کرنی چاہئے۔ یہ بھی ہمدری کا ایک پہلو ہے۔ اور اگر کچھ بھی نہ کر سکتے ہوں تو کم از کم اپنے جذبات کو تو اس کے جذبات سے ہم آہنگ کریں کہ اسے یہ محسوس ہونے لگے کہ اگر یہ شخص میرے لئے کچھ کر سکتا تو یقیناً کرتا۔ اور اس ہمدردی کو یہاں تک بڑھانے کی ضرورت ہے کہ انسان ہر شخص کو اپنا بھائی سمجھے۔ اپنے حقیقی بھائی کو تو بھائی سمجھتا ہی ہے دوسرے لوگوں کو بھی اپنا بھائی سمجھے۔ بلکہ اسے یہ محسوس کروانے کے لئے کہ اسے بھائی سمجھا جا رہا ہے حقیقی بھائیوں سے بڑھ کر قدر کی جائے۔ جیسے انصاف کے متعلق کہتے ہیں کہ انصاف کرنا ہی کافی نہیں انصاف کا کیا جانا نظر آنا چاہئے۔ اسی طرح جب ہم دوسروں کو اپنے بھائی کہیں تو یقیناً انہیں اور دوسروں کو بھی نظر آنا چاہئے کہ ہم بھائیوں جیسا سلوک کرتے ہیں۔ اور جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے یہ تو ہو ہی نہیں سکتا کہ کبھی نہ کبھی دل میں انقباض نہ پیدا ہو۔ ایسی صورت میں یہ بات انتہائی ضروری ہے کہ ہم صلح کرنے میں دیر نہ کریں۔ وہ بات جو ہمارے دل میں جمتی چلی جا رہی ہے اس کو اکھیڑ کر پھینک دیں اور پھر ویسے ہی تعلقات قائم کر لیں جیسے انقباض سے پہلے تھے۔ اور یہ کیا صرف اس صورت میں جا سکتا ہے کہ انسان کا باطن صاف ہو۔ وہ اس بات پر اڑ نہ جائے۔ کہ یہ بات ہو گئی ہے تو اب میں دل سے نہیں نکالوں گا۔ یہ کینہ پروری ہو گی اور دوسروں سے بغض رکھنے والی بات ہو گی۔

پس آیئے ہم ایک دوسرے سے ہمدری کریں۔ ہم ایک دوسرے کو اپنا بھائی سمجھیں۔ ہمارے دل کے کسی گوشہ میں اگر ایک دوسرے سے کینہ ہے اور بغض ہے تو اسے نکال پھینکیں اور ایسی زندگی بسر کریں کہ سب لوگ ایک دوسرے کے کام آسکیں۔ سب لوگ ایک دوسرے سے ہمدردی کریں۔ سب لوگ ایک دوسرے سے محبت کریں۔ اگر ایسا ہو تو کتنا اچھا ہو۔

○

اپنی حالت بہ ظاہر اچھی رکھ
فاش رازِ دلِ فگار نہ کر

یُوں نہ کلیاں مسلتے جا ظالم
جامۂ پاک تار تار نہ کر

خاک میں ایک دن سمانا ہے
اُونچے محلوں پر افتخار نہ کر

حق کہے جا کہ حق ترا حق ہے
بن کے منصور خوفِ دار نہ کر

صبر کا اجر مل رہے گا ضرور
اپنے دُکھ کو تُو آشکار نہ کر

جام پر جام تُو لنڈھائے جا
مست بن نفس ہوشیار نہ کر

یاد بیتے ہوئے دنوں کی کیا
بلبلِ زار کو نزار نہ کر

قاضی محمد ظہور الدین اکمل

بقایاداروں کیلئے لمحہ فکریہ

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں۔

"خدا تعالیٰ سے کئے گئے وعدے اگر پورے نہ کئے جائیں تو انسان کو اگلی نیکیوں کی بھی توفیق نہیں ملتی یہ کسی بندے سے معاملہ نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے ساتھ معاملہ ہے جو عالم الغیب ہے۔ پس میں ان دوستوں کو جن کے ذمہ بقائے ہیں توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ وہ اپنے بقائے جلد ادا کر دیں"۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

کس کو رکھوں لگا کے سینے سے
کس کو سرمایۂ حیات کہوں
کون سنتا ہے دکھ بھرے قصے
کس سے میں اپنے دل کی بات کہوں

ابوالاقبال

خلافت لائبریری- ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں۔

(۔) (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) کہ تم جو قربانیاں پیش کرتے ہو‘ اللہ کو نہ تو ان کا خون پہنچتا ہے اور نہ ان کا گوشت پہنچتا ہے۔ یعنی جہاں تک مادی حصے کا تعلق ہے خدا تعالیٰ تک کچھ بھی منتقل نہیں ہوتا۔ ہاں خدا کو تم سے تقویٰ پہنچتا ہے۔ پس اگر انسان خدا کے حضور تھوڑا پیش کرسکتا ہے اور وہ تقویٰ کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے تو اس کی بہت قدر ہے تقویٰ روپوں میں نہیں گنا جاتا۔ تقویٰ کے ماپنے کے پیمانے بالکل مختلف ہیں۔ اس سے یہ راز بھی ہمیں معلوم ہوا کہ جب ہم مالی قربانی خدا کے حضور پیش کرتے ہیں اس کا خدا تعالیٰ کے پیمانہ پر پورا اترنا ضروری ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر ہمیں ایک کروڑ روپیہ دینے کی توفیق ہے اور ہم ایک لاکھ پیش کرتے ہیں تو دنیا کے پیمانہ کے لحاظ سے تو بہت بڑی رقم پیش کی گئی لیکن جہاں تک خدا تعالیٰ کے پیمانہ کا تعلق ہے یعنی جتنا تقویٰ اس کو پہنچنا چاہئے تھا اس کا سوواں حصہ خدا کو پہنچا۔ امر واقعہ یہ ہے کہ تقویٰ کے پیمانے اس رنگ میں دیکھے جاتے ہیں یعنی حسب توفیق ہے اور حسب نیت ہے اور پھر صرف اسی طرح نہیں دیکھے جاتے بلکہ اور بھی بہت سے پہلو ہیں جن پر بندے کی نظر پہنچ ہی نہیں سکتی۔ اس قربانی کو پیش کرنے میں کس قدر محبت تھی‘ اسے پیش کرنے میں جذبات کی کیا کیا قربانیاں شامل تھیں‘ پیار اور تقدس کے کیا کیا پہلو اس میں شامل تھے‘ عجز کے کتنے پہلو اس میں شامل تھے‘ قربانی کے بعد کا طرز عمل کیا تھا۔

یہ ساری باتیں تقویٰ کے مختلف پہلو ہیں جو ہر نیکی پر اثر انداز ہو رہے ہوتے ہیں‘ ہر نیکی کو گھیرے ہوئے ہوتے ہیں۔ بعض دفعہ اگر کسی ایک پہلو میں کمزوری ہو جائے تو اس پہلو سے دشمن داخل ہو جاتا ہے اور سب گھر کا مال لوٹ کے لے جاتا ہے۔ مثلاً بعض لوگ خدا کی خاطر قربانی کرتے ہیں اور بعد میں اگر نظام جماعت کسی معاملہ میں ان کے خلاف کوئی قدم اٹھائے تو پھر وہ گنانا شروع کر دیتے ہیں کہ ہم نے تو خدا کی راہ میں یہ کیا تھا وہ کیا تھا‘ پھر ان کے بچے گناتے ہیں کہ ہمارے ماں باپ نے اتنی قربانیاں دیں اور آج ہمارے ساتھ یہ سلوک ہو رہا ہے۔ قربانیاں دی تھیں تو خدا کے حضور پیش کی تھیں تمہارا تقویٰ اگر کچھ تھا تو خدا کو پہنچ گیا پھر تم انسانوں سے کیا مانگ رہے ہو۔ اگر تم کسی اچھے سلوک کے مستحق تھے اور انہوں نے اچھا سلوک نہیں کیا تو قطع نظر اس کے کہ تم نے قربانیاں دی تھیں یا نہیں دی تھیں۔ تم سے بدسلوکی کرنے والا خدا کا مجرم ہے۔ اور اگر تم اچھے سلوک کے مستحق نہیں تھے تو تم سے جو سلوک کیا گیا۔ وہ بدسلوکی نہیں بلکہ درست سلوک تھا۔ اب چاہے تم نے کروڑوں قربانیاں دی ہوں درست سلوک کرنے والا شخص خدا کے حضور ہرگز مجرم نہیں ٹھہرتا۔ (۔)

بعض دفعہ لوگ (۔) احسان جتلا کر اپنی قربانیوں کو ضائع کر رہے ہوتے ہیں‘ بعض دفعہ دکھ کی بات کہہ کر طعن و تشنیع کے ذریعہ اپنی قربانیوں کو ضائع کر رہے ہوتے ہیں اگر آپ تقویٰ کے مضمون کو سمجھیں تو آپ خود ہی اپنی ہر قربانی پر نگران ہو جائیں گے‘ ہر پہلو سے اس کی حفاظت کریں گے جس طرح ایک مرغی اپنے بچوں کی حفاظت کرتی ہے اسی طرح آپ اپنی ہر قربانی کی حفاظت کریں گے تاکہ تمہاری مالی قربانی جو کچھ بھی ہے اگر وہ کم ہے تب بھی اور اگر زیادہ ہے تب بھی خدا تک پوری کی پوری پہنچے اور صحیح حالت میں پہنچے۔ تو بہرحال بعض لوگ بدقسمتی سے یہ سمجھتے ہیں کہ وہ اپنی اصل آمد اور نیتوں کو چھپا سکتے ہیں۔

پھر یہ مضمون پھیلتا ہے تو ہر شخص کے پیمانے میں جا کر الگ الگ شکلیں بنا لیتا ہے۔ بعض موصی میں نے دیکھے ہیں ان کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ خدا کو حق دیں اور جہاں وہ شک کا معاملہ دیکھتے ہیں وہاں خدا کے خانے میں زیادہ ڈال دیتے ہیں اور اپنے خانے میں کم ڈالتے ہیں یہ تقویٰ پر مبنی ایک طرز عمل ہے جو زندگی کے ہر معاملہ میں ان کے ساتھ چلتا ہے۔ وصیت کے کئی ایسے معاملات میرے سامنے آتے ہیں مثلاً ایک شخص نے اپنی پوری جائیداد میں سے جس قدر حصہ آمد بنتا تھا وہ ادا کر دیا اور اس کے بعد وہ جائیداد فروخت کی تو قیمت زیادہ ملی دفتر وصیت ان کو لکھتا ہے کہ آپ ایک دفعہ جائیداد کی قیمت دے چکے ہیں اب مزید آپ پر کوئی ذمہ داری نہیں وہ کہتے ہیں کہ نہیں جب ہم نے وصیت ادا کی تھی اس وقت جائیداد دس ہزار کی تھی اب فروخت کی ہے تو بارہ ہزار میں فروخت ہوئی ہے آپ اس دو ہزار میں سے حصہ وصیت لیں اور پھر دے کر ہی چھوڑتے ہیں۔ دس دفعہ مال تجارت کے چکر میں داخل ہو تو دس دفعہ وہ اس کی وصیت ادا کرتے چلے جاتے ہیں۔ اور پھر بھی یہ خوف رہتا ہے کہ کہیں اب بھی ہم نے خدا کا کوئی مال اپنے مال میں نہ رکھ لیا ہو۔ اور اس کے باوجود وہ یہ نہیں سمجھتے کہ انہوں نے کوئی ایسی عظیم الشان نیکی کر دی ہے کہ اب ساری عمر جماعت پر احسان قائم رہے گا۔ ایسے لوگ انکسار میں بھی زیادہ ہوتے ہیں اور یہی تقویٰ کی خاص نشانی ہے۔ تقویٰ کی پہچان میں سے یہ ایک پہچان ہے کہ ہر وہ نیکی جو تقویٰ کے ساتھ کی جائے اس کے ساتھ تکبر نہیں آتا۔ مگر ہر وہ نیکی جو تقویٰ سے عاری ہو اس میں لازماً تکبر داخل ہو جاتا ہے۔ یہ اس کی تباہی کی پہلی نشانی ہے۔

بہرحال اس کے مقابل پر ایسے لوگ بھی دیکھنے میں آتے ہیں کہ جہاں شک کا پہلو ہو وہاں وہ اپنے حق میں فیصلہ کرتے ہیں۔ اور اس کے درمیان درمیان بہت سی شکلیں بنتی ہیں جن کو ہم نے کئی دفعہ قانون کی صورت میں واضح کرنے کی کوشش کی لیکن ان باریکیوں کو طے کرنے میں اتنی مشکلات ہیں کہ بڑے بڑے صاحب تدبر اور صاحب فکر لوگ‘ زندگی کے ہر شعبہ کا تجربہ رکھنے والے وکلاء تجار اور زمیندار اور نوکری پیشہ اور حکومت کے ملازمین انشورنس کے ماہرین اور مختلف علوم کے ماہرین اکٹھے کئے گئے اور بعض دفعہ دو دو سال کمیٹیوں نے غور کیا اور بالآخر اپنی شکست تسلیم کرتے ہوئے ادھوری رپورٹ پیش کر دی۔ تو انسانی زندگی کی اتنی مختلف شکلیں ہیں کہ کسی ایک قانون کے ذریعہ قطعی طور پر یہ واضح کرنا ممکن ہی نہیں ہے کہ فلاں معاملے میں اگر مکان تمہارا اپنا ہے تو وصیت کس طرح ادا کرو‘ اگر تم گورنمنٹ کے مکان میں رہتے ہو تو کس طرح ادا کرو ٹیکس دیتے ہو تو کس طرح ادا کرو‘ انشورنس شدہ ہو تو کس طرح ادا کرو کسی کمپنی نے تمہیں بعض سہولتیں دی ہوئی ہیں تو کس طرح ادا کرو‘ کسی نے نہیں دی ہوئیں تو کس طرح ادا کرو۔ زندگی کے معاملات کی بے شمار شکلیں ہیں جو مسلسل بدلتی رہتی ہیں۔ زمینداروں کی آمدنیوں کے حساب مختلف ہیں‘ تاجروں کی آمدنیوں کے حساب مختلف ہیں ان سارے معاملات کو قانون کے تابع کر کے وضاحت کے ساتھ جماعت کے سامنے اس طرح نہیں رکھا جاسکتا جس کے بعد ہر موصی کہہ سکے کہ ہاں اب مجھے علم ہو گیا ہے مگر چونکہ یہ ممکن نہیں ہے لہٰذا کوشش کی بھی جائے تو ادھوری ہوتی ہے اس لئے درمیان میں آ کر پھر تقویٰ اپنے مناظر دکھاتا ہے۔ ہر آدمی اپنے تقویٰ کے مطابق فیصلے کر رہا ہوتا ہے اور ہر فیصلہ ایک دوسرے سے الگ ہوتا چلا جاتا ہے۔ اور بعض دفعہ وہ فیصلے ایسی زمین میں رہتے ہیں کہ جہاں معلوم ہونے کے باوجود نظام جماعت ہاتھ نہیں ڈال سکتا لیکن چونکہ (۔) یہ ایک قانون ہمارے سامنے (ہے) کہ خدا کی چراگاہوں میں سرحدوں کے اتنا قریب نہ جایا کرو کہ آخر ٹھوکر لگے اور تم سرحد پار کر جاؤ اور خدا کی زمین میں منہ مارنے لگو۔ کچھ دیر تک تو وہ جرات کرتے کرتے سرحد کے قریب ہونے لگ جاتے ہیں۔ مشکوک معاملات میں اپنے حق میں فیصلے کرنے لگ جاتے ہیں اور پھر دوسری طرف کا نرم و نازک اور سرسبز گھاس نظر آتا ہے وہ برداشت نہیں ہو سکتا پھر وہاں بھی منہ مارنا شروع کر دیتے ہیں۔ جب قدم داخل ہوتے ہیں تو پھر خدا کی زمین اپنی زمین بن جاتی ہے۔ تو اس قسم کے جو معاملات ہیں ان میں بھی ایسی حد تک پہنچ کر خدا کے ساتھ بددیانتی کی باتیں سرزد ہونی شروع ہو جاتی ہیں۔ اور پھر وہ سمجھتے ہیں کہ کوئی فرق نہیں پڑتا ہمارے نفس کا فیصلہ یہی ہے۔ چنانچہ ایسے امور جب کئی دفعہ سامنے آتے ہیں تو انسان کو بڑی تکلیف ہوتی ہے بڑا سخت صدمہ پہنچتا ہے کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ انسان خدا سے اپنے معاملات چھپانے کی کوشش کر رہا ہو۔ بعض موصی ایسے ہوتے ہیں جن کو خدا تعالیٰ نے بڑی بڑی جائیدادیں دی ہیں لیکن جب انہوں نے وصیت کی تھی تو تھوڑی جائیداد لکھوائی ہوئی تھی۔ اس لئے وہ ان جائیدادوں کو بلا تکلف اپنے عزیزوں اور اقرباء میں تقسیم کرتے چلے جاتے ہیں اور بہانہ یہ ہوتا ہے کہ حضرت (بانی سلسلہ) نے تو یہ فرمایا ہے کہ مرنے کے بعد جو چھوڑو گے صرف اس پر ہی وصیت ہے اس لئے ٹھیک ہے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ حالانکہ وہ یہ بھول جاتے ہیں کہ حضرت (بانی سلسلہ) کی بات کو ساری جماعت کی مجلس شوریٰ نے سمجھنے کی کوشش کی اور (حضرت امام جماعت) نے ان تشریحات پر صاد کیا ہوا ہے اور حضرت بانی سلسلہ کے فرمودات کی ایک تشریح پر جماعت اکٹھی ہو چکی ہے‘ اس سے اگر انہیں اختلاف کا حق ہے تو پھر وصیت کے نظام کا ممبر رہنے کا حق بہرحال نہیں ہے۔ اختلاف گناہ نہیں۔ ایک انسان مجبوراً ذہنی طور پر اختلاف کر سکتا ہے۔ مگر ان شرطوں کو پورا نہیں کر سکتا تو ممبر نہ بنے۔ لیکن نظام جماعت کا ممبر ہو اور نظام جماعت کے خلاف ایک انفرادی فیصلہ کر رہا ہو اور اس پر بے دھڑک عمل کر رہا ہو۔ یہ سمجھ کر چونکہ میں بھی حضرت (بانی سلسلہ) کی کتابوں کو جانتا ہوں اور تشریح میں خود کر سکتا ہوں اس لئے میری تشریح چلے گی اور فلاں کی نہیں چلے گی۔ یہ طرز عمل ہرگز بھی درست نہیں ہے جماعت کے معاملہ میں فرد کی کوئی تشریح نہیں چلے گی۔ اس کے لئے صرف دو رستے ہیں یا وہ وصیت کے نظام کا ممبر بنا رہے یا نہ رہے‘ تیسرا کوئی رستہ نہیں۔

(از خطبہ 20- فروری 1986ء)

ایک اچھی بات

جب ایک انسان کو خدا تعالیٰ پر پکا ایمان حاصل ہو جاتا ہے تو اس کا خدا تعالیٰ کی طرف رفع ہو جاتا ہے اور اس کو خاص قوت اور طاقت اور روشنی عطا کی جاتی ہے جس کے ذریعہ سے وہ شیطان کو نیچے گرا دیتا ہے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

دعا اور (عبادت) کے حق کا ادا کرنا چھوٹی بات نہیں۔ یہ تو ایک موت اپنے اوپر وارد کرنی ہے (عبادت) اس بات کا نام ہے کہ جب انسان اس سے دعا کرتا ہو تو یہ محسوس کرے کہ اس جہان سے دوسرے جہان میں پہنچ گیا ہوں۔ بہت سے لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ پر الزام لگاتے ہیں اور اپنے آپ کو تبری خیال کر کے کہتے ہیں کہ ہم نے تو (عبادت) بھی پڑھی اور دعا بھی کی ہے مگر قبول نہیں ہوتی ہے یہ ان لوگوں کا اپنا قصور ہوتا ہے (عبادت) اور دعا میں جب تک انسان غفلت اور کسل سے خالی نہ ہو تو وہ قبولیت کے قابل نہیں ہو سکتی۔ اگر انسان ایک ایسا کھانا کھائے جو کہ بظاہر تو میٹھا ہے مگر اس کے اندر زہر ملی ہوئی ہے تو مٹھاس سے وہ زہر معلوم تو نہ ہو گا مگر پیشتر اس کے کہ مٹھاس اپنا اثر کرے زہر پہلے ہی اثر کر کے کام تمام کر دے گا۔ یہی وجہ ہے کہ غفلت سے بھری ہوئی دعائیں قبول نہیں ہوتیں کیونکہ غفلت اپنا اثر پہلے کر جاتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیخ محمد احمد پانی پتی

الفضل لاہور 23-اگست 1951ء

مسلمان فاتحین کا سلوک اپنے دشمنوں سے

اسلام پر یہ الزام کثرت سے لگایا جاتا ہے۔ کہ وہ تلوار کا رہین منت ہے اور اس کی اشاعت کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے۔ کہ مسلمان اپنی طاقت کے زعم میں دنیا کے ایک بڑے حصے پر اپنی فوجیں لے کر چڑھ دوڑے۔ بیشتر سلطنتوں کی خانہ جنگیوں سے فائدہ اٹھا کر ان پر قبضہ کر لیا۔ اور بزور شمشیر وہاں کے باشندوں کو مسلمان بنا لیا۔ تاریخ سے واقفیت رکھنے والے حضرات سے یہ امر پوشیدہ نہیں۔ کہ یہ الزام حقیقت سے اتنا ہی دور ہے جتنا کہ یہ الزام لگانے والے علم تاریخ سے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ مسلمان جن ملکوں پر قابض ہوئے وہ ملک جنگ کے بعد ہی ان کے ہاتھوں میں آئے تھے۔ لیکن یہ کہنا کہ وہاں کے باشندے بھی تلوار کی چمک سے سے مرعوب ہو کر حلقہ بگوش اسلام ہوئے تھے۔ اصل واقعات کو سراسر جھٹلانے اور ان پر پردہ ڈالنے کے مترادف ہے۔ یہ صحیح ہے کہ اسلام بڑی تیزی سے دنیا میں پھیلا۔ اس قدر تیزی سے کہ دنیا اس تیزی کو دیکھ کر ششدر رہ گئی اور اس کی سمجھ میں نہ آیا۔ کہ وہ اسلام جو چند سال قبل مکہ کے چند غریب گھرانوں میں محصور تھا۔ کس طرح نشیب و فراز کی پروانہ کرتا ہوا اور پہاڑوں۔ دریاؤں۔ سمندروں اور وسیع صحراؤں کو خاطر میں نہ لاتا ہوا چند سال میں ربع کرہ ارض پر پھیل گیا۔ دنیا نے کب ایسا محیر العقول نظارہ دیکھا تھا۔ اور کب کسی مذہب نے اتنی سرعت سے ترقی کی تھی۔ اور کوئی وجہ نہ پاکر تلوار کو اشاعت اسلام کا ذمہ دار ٹھہرا دیا گیا۔ اور سمجھ لیا گیا۔ کہ اسلام اور تلوار کو باہم لازم و ملزوم ٹھہرا کر انہوں نے ایک سربستہ راز کا پتہ لگا لیا ہے۔ اور ایک عظیم اور ناقابل تردید انکشاف کیا ہے۔ لیکن یہ حقیقت ہے۔ اور ساری تاریخ اسلام اس امر پر شاہد ہے۔ کہ مسلمانوں میں اور خواہ کتنی ہی برائیاں کیوں نہ ہوں۔ لیکن تلوار کو انہوں نے اشاعت اسلام کا ذریعہ چودہ سو سال کے عرصہ میں کبھی نہ بنایا۔ اگر اسلام بزور شمشیر دنیا میں پھیلا ہوتا۔ تو آج روئے زمین پر ایک شخص بھی ایسا نہ ہوتا جو اپنی زبان پر یہ اعتراض لا سکتا۔

اسلام اپنی ترقی کے لئے تلوار کا کبھی محتاج نہ ہوا۔ اسلام کی ترقی کے اسباب میں منجملہ اور اسباب کے مسلمان فاتحین کا مفتوحین سے عدیم النظیر اور محیر العقول برتاؤ بھی شامل ہے مسلمان فاتحین نے جس ملک میں اپنا قدم رکھا وہاں انہوں نے اپنے دشمنوں سے انتہائی فیاضی دریا دلی۔ رواداری اور محبت و پیار کا سلوک کیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ لوگ جو پہلے مسلمانوں کے خون کے پیاسے تھے۔ وہی جوق در جوق اسلام میں داخل ہونے شروع ہو گئے۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ آج چالیس کروڑ اشخاص ایک خدا کے پرستار اور محمد رسول اللہ ﷺ کے نام لیوا دنیا میں موجود ہیں۔ اسلامی تاریخ ایسے سینکڑوں واقعات سے بھری پڑی ہے۔ آیئے ہم اسی قبیل کے دو تین واقعات پیش کریں۔ تا مسلمانوں کے کارناموں کا پتہ چل سکے۔ اور اسلام کے دشمنوں کو جن کی زبانیں مسلمانوں کو لیٹرا ' غاصب ' ظالم ' سفاک خونریز اور مذہبی جنونی کہتے نہیں تھکتیں معلوم ہو کہ حقیقت ان کے مزعومہ خیالات کے کتنی برعکس ہے۔

رسول کریم ﷺ کو مکہ سے جن پر درد حالات میں ہجرت کرنا پڑی۔ وہ تاریخ کا ایک روشن اور کھلا ہوا باب ہے۔ اور ہجرت کے بعد آپ ﷺ کو جن مصائب اور مشکلات میں سے گزرنا پڑا۔ وہ بھی کسی سے مخفی نہیں۔ ابتدائے نبوت سے لے کر فتح مکہ تک کا زمانہ اس امر پر شاہد ہے کہ ان سالوں میں ایک دن بھی ایسا نہیں گزرا جب دشمنان اسلام نے آپ ﷺ کو چین سے بیٹھنے دیا ہو۔ اور کوئی دقیقہ آپ ﷺ کی اور آپ ﷺ کے جان نثار ساتھیوں کی ایذا رسانی اور آپ ﷺ پر انتہائی ظلم و ستم توڑنے میں فروگزاشت کیا ہو۔ جب تک آپ ﷺ مکہ میں رہے۔ کفار نے نت نئے مظالم آپ ﷺ پر اور آپ ﷺ کے ساتھیوں پر توڑے جن کو سننے سے بھی کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ ان مظالم سے تنگ آکر اور کفار مکہ کے ایمان لانے سے مایوس ہو کر آپ ﷺ طائف کی بستی میں اس امید سے تشریف لے گئے۔ کہ شاید وہ لوگ خدا تعالیٰ کی باتوں کو قبول کرنے پر آمادہ ہو جائیں۔ مگر وہاں کے اوباشوں نے آپ ﷺ کے ساتھ یہ سلوک کیا۔ کہ آپ ﷺ کے پیچھے شہر کے لڑکے لگا دیئے۔ جو شور مچاتے اور آپ ﷺ پر پتھر پھینکتے جاتے تھے۔ خون نکل نکل کر آپ ﷺ کی ایڑیوں پر گر رہا تھا۔ اور آپ ﷺ کے جوتے خون سے بھر گئے تھے۔ اس حالت میں خدا کا ایک فرشتہ آپ ﷺ کے پاس آیا۔ اور اس نے آپ ﷺ سے عرض کیا۔ کہ خدا نے اسے اس لئے بھیجا ہے۔ کہ اگر آپ ﷺ چاہیں تو یہ سامنے والے پہاڑ طائف کی بستی پر الٹا دوں۔ اور اس بستی اور اس بستی کے رہنے والوں کو تباہ و برباد کر کے دنیا کے لئے عبرت کا سامان کر دوں۔ اس وقت رسول کریم ﷺ کا ایک اشارہ شہر والوں کو صفحہ ہستی سے نیست و نابود کرنے کے لئے کافی تھا۔ مگر اس رحمت کے مجسمے نے جواب دیا۔ "نہیں نہیں یہ لوگ بے سمجھ ہیں۔ اور بے سمجھی میں خدا کے نبی ﷺ سے یہ سلوک کر رہے ہیں۔ مگر مجھے امید ہے کہ ان میں سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے۔ جو خدا تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہہ کر اس کی ابدی رحمت کے مستحق بنیں گے۔"

رسول کریم ﷺ واپس مکہ تشریف لے آئے۔ اور وہی دردناک مظالم پھر آپ پر شروع ہو گئے۔ آخر خدا تعالیٰ نے آپ ﷺ کو مدینہ ہجرت کر جانے کا حکم دیا۔ اور آپ ﷺ رات کی تاریکیوں میں چھپ کر مکہ سے رخصت ہو کر مدینہ تشریف لے گئے۔

مکہ والوں نے وہاں بھی آپ ﷺ کو چین نہ لینے دیا۔ اور دوسرے ہی سال ایک ہزار فوج پوری طرح جنگی ساز و سامان سے لیس کر کے چڑھا لائے اور بدر کے مقام پر وہ فیصلہ کن لڑائی ہوئی۔ جس نے کفار کی قوت کو توڑ کر رکھ دیا۔ ان کے سب بڑے بڑے سردار مارے گئے اور بہتر مقتولوں کے ساتھ اتنی ہی تعداد میں قیدی بھی مسلمانوں کے ہاتھ آئے۔ جو سلوک گذشتہ سالوں میں انہوں نے مسلمانوں کے ساتھ کیا تھا۔ اور جس جرم عظیم کے وہ اب مرتکب ہوئے تھے۔ اس کی رو سے وہ سب قیدی قتل کئے جانے کے مستحق تھے۔ مگر رحمت نبوی ﷺ پھر جوش میں آئی۔ اور اس نے مالدار قیدیوں کو زر فدیہ کے عوض اور غریب قدیوں کو جن کے پاس اپنے چھڑانے کے لئے مطلوبہ زر فدیہ نہیں تھا یہ وعدہ لے کر چھوڑ دیا کہ وہ مدینہ کے لڑکوں کو تعلیم دیں گے کیا آج کل کی وہ قومیں جو اپنے آپ کو متمدن اور تہذیب کا حامل سمجھتی ہیں۔ اپنے قیدیوں سے اسی قسم کا سلوک کرتی ہیں۔ جو رسول کریم ﷺ نے بدر کے قیدیوں کے ساتھ کیا؟

دن گزرتے گئے۔ اور ماہ و سال ختم ہوتے گئے۔ بدر کے واقعہ سے کفار مکہ نے ذرا بھی نصیحت نہ پکڑی۔ مسلمانوں کے خلاف ان کا رویہ اور بھی زیادہ سخت اور معاندانہ ہوتا چلا گیا۔ کوئی سال ایسا نہ گزرتا تھا۔ جس میں مسلمانوں کو اہل مکہ کی بھڑکائی ہوئی جنگوں سے واسطہ نہ پڑتا ہو۔ کوئی مہینہ ایسا نہ جاتا تھا۔ جس میں ان کو نت نئی پریشانیوں کا سامنا نہ کرنا پڑتا ہو۔ اور کوئی دن نہ چڑھتا تھا۔ جس میں ان کو چین کا سانس لینا نصیب ہوتا ہو۔

حالات ڈرامائی انداز میں پلٹتے ہیں اور رسول کریم ﷺ اسی مکہ کی گلیوں میں جہاں سے نو سال قبل آپ صرف ایک جاں نثار ساتھی کے ساتھ نہایت بیکسی کی حالت میں یہ پر درد الفاظ کہتے ہوئے رخصت ہوئے تھے۔ کہ اے مکہ کی بستی تو مجھے دنیا کی سب بستیوں میں سب سے زیادہ عزیز ہے۔ مگر کیا کروں تیرے فرزند مجھے اس جگہ رہنے نہیں دیتے دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ فاتحانہ طور پر داخل ہوتے ہیں۔ وہ تمام اہل مکہ وہ خونی مجرم جن کی پچھلی تاریخ ظلم و ستم کے سیاہ کارناموں سے بھری پڑی تھی۔ جنہوں نے رسول کریم ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہؓ پر وہ مظالم توڑے تھے۔ جن کی نظیر گزشتہ انبیاء سے کسی ایک نبی کے زمانہ میں بھی نہیں پائی جاتی۔ اب رسول کریم ﷺ کے سامنے سر جھکائے کھڑے تھے۔ اور دھڑکتے ہوئے دلوں کے ساتھ منتظر تھے۔ کہ کب حضور ﷺ ان کے قتل کا حکم دیتے ہیں۔ یکایک حضور ﷺ کی آواز بلند ہوتی ہے۔ اور آپ ﷺ فرماتے ہیں۔ "اے اہل مکہ تم مجھ سے کس سلوک کی توقع رکھتے ہو۔"؟ اس پر وہ دبی اور دھیمی آواز سے جواب دیتے ہیں۔ "اسی سلوک کی جو یوسفؑ نے اپنے بھائیوں سے کیا تھا۔" وہ ہرگز کسی نرمی اور عفو و درگزر کے مستحق نہ تھے۔ ان کے گزشتہ اعمالنامہ کا ایک ایک ورق پکار پکار کر کہہ رہا تھا۔ کہ یہ شدید ترین سزا کے مستحق ہیں۔ مگر اس پیکر عفو و رحمت نے نہایت مشفقانہ انداز میں جواب دیا۔ (-) آج کے روز تم پر کوئی سرزنش نہیں۔ جاؤ تم آزاد ہو۔ کیا زمانہ ایک بھی شہادت اس قسم کی پیش کر سکتا ہے۔ کہ کسی فاتح نے اپنے مفتوحین کے ساتھ اس قسم کا سلوک کیا ہو؟ ہرگز نہیں۔

یہ تو رسول کریم ﷺ کا اپنے دشمنوں سے سلوک تھا۔ اب آپؐ کے خلفاء کے عہد کے بھی ایک دو واقعات پر نظر دوڑایئے۔

حضرت عمرؓ کے عہد میں فتوحات کا ایک سیلاب تھا۔ جو بہ رہا تھا۔ آپ کے عہد میں قیصر و کسریٰ کی حکومتوں کے تختے الٹ کر رکھ دیئے گئے۔ جب رومی دمشق و حمص سے شکست کھا کر نکلے۔ اور ہرقل کے پاس فریادی بن کر پہنچے تو اس کو سخت غیرت آئی۔ اور اس نے ارادہ کیا کہ خواہ کچھ بھی ہو۔ اب مسلمانوں کو کسی صورت میں بھی اس بات کی اجازت نہیں دینی چاہئے کہ وہ ساری مملکت کو تاخت و تاراج کرتے پھریں۔ چنانچہ اس نے حکم دیا کہ جس قدر بھی فوج جمع کی جا سکتی ہے۔ جمع کی جائے۔ اور پوری طاقت سے مسلمانوں پر حملہ کر دیا جائے۔ چنانچہ لکھو کھہا فوج اسی مقصد کے لئے اکٹھی کر لی گئی۔

جب مسلمانوں کو اس بات کی اطلاع ملی۔ تو انہوں نے فیصلہ کیا کہ ہم میں اتنی طاقت نہیں ہے کہ ہم اس لشکر جرار کا مقابلہ کر سکیں۔ اس لئے حمص چھوڑ کر دمشق چلنا چاہئے۔ اور وہاں جا کر مقابلہ کی تیاری کرنی چاہئے۔ اس وقت سپہ سالار فوج حضرت ابو عبیدہؓ نے فوج کے ایک افسر کو بلا کر حکم دیا۔ کہ عیسائیوں سے جو جزیہ ہم نے اس وقت تک وصول کیا تھا۔ وہ اس مقصد کے لئے تھا۔ کہ ہم ان کی حفاظت کا ذمہ لیں گے۔ لیکن چونکہ اب یہ امر ناممکن ہے۔ اس لئے جس قدر جزیہ کی رقم ہم نے ان سے لی ہے۔ وہ سب واپس کر دو۔ چنانچہ کئی لاکھ کی رقم جو بطور جزیہ عیسائیوں اور یہودیوں سے جمع کی گئی تھی۔ فی الفور ان کو واپس کر دی گئی۔ عیسائیوں پر اس بات کا اتنا اثر ہوا۔ کہ جب مسلمان حمص چھوڑ کر جا رہے تھے۔ تو وہ روتے جاتے تھے۔ اور بلند آواز سے ان کے لئے دعائیں مانگ رہے تھے۔ کہ خدا تم کو جلد واپس لائے۔ حالانکہ ان کو اچھی طرح پتہ تھا۔ کہ وہ سب مسلمانوں کے ماتحت تھے۔ اور قیصر ان کو مسلمانوں کے ہاتھ سے چھڑانے کے لئے آرہا ہے۔ یہودیوں پر اس سے بھی زیادہ اثر ہوا۔ اور انہوں نے کہا۔ کہ ہمارے جیتے جی قیصر اس شہر پر قبضہ نہیں کر سکتا۔ اور وہ شہر کے دروازے بند کر کے بیٹھ گئے۔

حضرت عمرؓ کے عہد میں ہی حضرت عمروؓ بن العاص نے اسکندریہ کو فتح کیا۔ اور لوٹ کھسوٹ کا بازار گرم کرنے کی بجائے تمام اہل شہر کو جو عیسائی تھے امان دے دی۔ اور تمام کاروبار حسب معمول جاری رہے۔ ایک روز یہ واقعہ ہوا۔ کہ کسی مسلمان سپاہی نے رات کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ایک مجسمہ کی جو شہر کے بیچ

باقی صفحہ 5 پر

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد ماضی مکرم سید محمود اللہ شاہ صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول الفضل 25-جولائی 1952ء

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کا طلبائے تعلیم الاسلام ہائی سکول سے خطاب

سکول کی عمارت کے لئے چندہ جمع کرنے کا ارشاد

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے تعطیلات سے قبل 21-جولائی بعد عصر تعلیم الاسلام ہائی سکول میں تشریف لا کر اپنے خطاب سے سرفراز فرمایا۔ بوقت پانچ بجے شام کارروائی شروع ہوئی۔ ایک طالب علم نے تلاوت کی ازاں بعد حضرت صاحب نے ایک بصیرت افروز تقریر فرمائی جس کا خلاصہ درج ذیل ہے حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہ ایک افسوسناک امر ہے کہ ہمارے طلباء میں تمدنی روح نہیں اور یہ وہ چیز ہے کہ جس کے بغیر کوئی قوم عمدہ طور پر زندگی بسر نہیں کر سکتی اور نہ کوئی ترقی کر سکتی ہے۔ انسان تمدنی روح کی ترقی غذا اور لباس کی مانند تدریجاً آہستہ آہستہ ہوتی ہے جیسے غذا کا اہتمام بھی ابتداء ہی سے کرنا ضروری ہے۔ لباس کی عادت بھی شروع ہی سے ڈالنی لازمی ہے ایسے ہی تمدنی روح بھی انسان کی عقل اور اس کے علم کے مطابق ابتداء ہی میں پیدا کرنی ضروری ہے۔ اور اگر اس سے غفلت برتی جائے تو نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بھرپور جوانی میں قویٰ اور استعدادوں کی تکمیل کے باوجود انسان میں قومی روح مفقود ہوتی ہے اور اس وقت اس کا پیدا کرنا بھی ناممکن ہوتا ہے۔ اس لئے تمدنی روح کے پیدا کرنے کے لئے بچوں سے ان کی استعداد کے مطابق مدرسے اور قوم کی بھلائی کے کام بھی ساتھ ساتھ کراتے رہنا چاہئے۔ جیسا کہ علی گڑھ والے ایک عرصہ سے کرتے چلے آئے ہیں۔ ہمارے سکول کے حصہ سیکنڈری کے کم سے کم عمر کے بچے بھی گیارہ بارہ سال کی عمر کے ہوتے ہیں۔ چنانچہ اسی قومی روح کو پیدا کرنے کے لئے میں آج طلباء سے خطاب کر رہا ہوں۔ اس وقت تعلیم الاسلام ہائی سکول کی عمارت ناکافی ہے اور اس کی تعمیر اور توسیع کے لئے روپے کی ضرورت ہے۔ صدر انجمن کو ابھی ربوہ میں بہت سی اور عمارتیں بھی بنوانی ہیں اور اس کے لئے روپیہ موجود نہیں۔ اس لئے ہمارے طلباء کو چاہئے کہ امسال گرمی کی چھٹیوں پر جب گھر جائیں تو اپنے رشتہ داروں اور دوستوں اور ان کے دوستوں سے مل کر انہیں اپنے مدرسے کے لئے چندے کی تحریک کریں اور اس تحریک میں غیر از جماعت کو بھی شامل کریں کیونکہ ہم بھی پاکستان کے ہر کار خیر کی تحریک میں حصہ لیتے ہیں اور اس کے علاوہ ہمارے اس مدرسے میں غیر از جماعت طلباء بھی پڑھتے ہیں اس طرح ہمارے بچوں کو ہر طبقے کے پاکستانیوں سے ملنے اور انہیں اس نیکی کی تحریک کرنے کا موقعہ ملے گا۔ اس سے آپس کی منافرت بھی دور ہو گی اور وہ غلط فہمیاں بھی عملی نمونے سے دور کی جا سکیں گی جو ان دنوں خاص طور پر ہمارے متعلق پھیلائی جا رہی ہیں۔ اس تحریک کے چلانے میں ہمارے بچوں کو نئے نئے اعتراض بھی سننے پڑیں گے اور ان کا جواب خود سوچنے یا کسی بزرگ سے پوچھنے کی تحریک ہو گی اور اس سے ذہنوں میں جلا پیدا ہو گی اور علم میں ترقی ہو گی۔ چندے کی وصولی کے لئے تیس ہزار کی رسید بکیں چھپوائی گئی ہیں۔ بچوں کو چاہئے کہ اپنے اساتذہ کی ہدایت کے ماتحت چندہ وصول کریں اور یہاں بھجوائیں۔

چونکہ یہ دن شورش کے ہیں گو یہ شورش عارضی ہے اور اللہ نے چاہا تو جلد رفع ہو جائے گی لیکن پھر بھی طلباء محتاط رہیں اور کوئی ایسی حرکت نہ کریں جس سے مشکلات میں اضافہ ہو۔

حضرت صاحب نے اخیر میں فرمایا کہ اب میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ بچوں کو چندہ جمع کرنے کی توفیق دے اور جو گٹھلی میں نے بوئی ہے وہ بار آور ثابت ہو۔ دعا کے بعد یہ جلسہ ختم ہوا۔

بقیہ صفحہ 4

میں ایک چوک میں نصب تھا ناک اڑا دی۔ صبح جب عیسائیوں نے یہ منظر دیکھا۔ تو وہ بہت رنجیدہ ہوئے۔ اور کبیدہ خاطر ہو کر حضرت عمرو بن العاص کے پاس آئے۔ اور ان سے سارا ماجرا بیان کیا۔ حضرت عمرو بن العاص نے ان کے ساتھ پورا پورا انصاف کرنے کا وعدہ کیا۔ اور حکم دے دیا۔ کہ اگلے روز شہر کے باہر کھلے میدان میں تمام فوج جمع ہو۔ اور عیسائیوں کو بھی وہاں حاضر ہونے کا حکم دیا۔ چنانچہ اگلے روز تمام شہر کھلے میدان میں جمع ہوا۔ حضرت عمرو بن العاص کے ہاتھ میں تلوار تھی۔ آپ نے شہر کے بڑے پادری کو اپنے پاس بلا لیا۔ سارا واقعہ بیان کیا اور فرمایا۔ کہ چونکہ شہر کا حاکم اعلیٰ میں ہوں۔ اس لئے اس تمام واقعہ کی کمال و تمام ذمہ داری مجھ پر عائد ہوتی ہے۔ اس لئے میں پادری صاحب سے کہتا ہوں کہ وہ یہ تلوار لیں۔ اور میری ناک کاٹ لیں۔ اس طرح سے امید ہے کہ شاید ان کے غم و غصہ اور رنج کا کچھ مداوا ہو سکے اس پر فوج کا ایک سپاہی صفوں کو چیرتا ہوا باہر نکلا۔ اس کے ہاتھ میں وہی پتھر کی ناک تھی۔ اور اس نے وہ ناک پادری کے ہاتھ میں دے دی۔ اور کہا کہ سپہ سالار بے قصور ہیں۔ اصل قصوروار میں ہوں۔ آپ ان کے بدلہ میری ناک اڑا دیجئے۔

عیسائیوں کے وہم و گمان میں بھی یہ بات نہ آ سکتی تھی۔ کہ یہ معاملہ ایسی صورت اختیار کر جائے گا۔ اور ان کی عقلیں قاصر تھیں کہ یہ مسلمان انسان ہیں یا فرشتے۔

کیا عدل و انصاف اور فراخ حوصلگی کا ایسا ایک نمونہ بھی آج کل کی ترقی یافتہ اور "عدل و انصاف کی پیکر" حکومتیں پیش کر سکتی ہیں۔

یاد ماضی حضرت مفتی محمد صادق صاحب

محترمہ امام بی بی صاحبہ اہلیہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب

میری رفیقہ عمر میری خانہ آبادی میرے گھر کی مالکہ، میری مونس جان جس کا نام پیدائش سے ہی امام بی بی اس کی زندگی کے اس حصہ کی طرف اشارہ کر رہا تھا جس میں اس نے امام وقت کے دامن اخلاص و محبت کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ کر کے ترک وطن و احباب کر کے قادیان آنے والوں میں شامل ہونا تھا۔ ہاں میری پیاری بی بی چھاتی میں سرطان کے مرض میں گرفتار ہو کر ایک لمبی علالت کے الم و غم نہایت صبر اور تحمل کے ساتھ برداشت کر کے 19-اکتوبر 1925ء یوم دو شنبہ سوا بارہ بجے رات کے قریب اپنے مالک حقیقی سے جا ملی۔ ایک کثیر جماعت کے ساتھ حضرت امام جماعت الثانی نے باغ میں جنازہ پڑھایا۔ اور قبر تک میت کو کندھا دیا۔ موصوفہ کو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور حضرت صاحب کے خاندان اور آئمہ کے ساتھ ایک خاص اخلاص تھا اور سلسلہ حقہ کے واسطے ایک غیرت مند دل رکھتی تھی بچپن سے لے کر آج تک موصوفہ کی عمر عبادات کی پابندی تلاوت کلام الٰہی تسبیح و تحمید فجر سے پہلے کی عبادت کرنے اور بچوں کو کلام الٰہی پڑھانے میں گزری اپنا ایک مکان جو بھیرہ میں ہے اپنی وصیت میں قریباً دس سال ہوئے انجمن کو لکھ دیا تھا اور ایام علالت میں بذریعہ اپنی تحریر کے انجمن کو اس مکان کا قبضہ بھی دے دیا اسی کے مطابق موصوفہ کو مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا مولوی امام الدین صاحب گولیکی نے تاریخ وفات "خاتون صادق امامی" فرمائی ہے اور عزیز مکرم صاحبزادہ عبدالوہاب نے "ضیف جنت" اگر کسی اور صاحب کو کوئی زیادہ موزوں تاریخ خیال میں آئے تو مطلع کر کے مشکور فرمائیں۔

امور خانہ داری میں موصوفہ کو خاص انتظام کی لیاقت تھی اور ہمارے تعلقات ابتدائے زوجیت سے لے کر آج تک ایسے پاکیزہ رہے کہ کبھی کوئی کدورت درمیان میں پیدا نہیں ہوئی موصوفہ کی ہرگز عادت نہ تھی کہ کسی کی غیبت کرے نہایت سنجیدگی کے ساتھ سب کی خیر خواہی میں کوشاں رہتی تھی میں ان تمام احباب کرام کا نہایت ہی مشکور ہوں جنہوں نے موصوفہ کی ایام علالت میں اپنی دعاؤں مشوروں بیمار پرسی کے خطوط اور ارسال ادویہ وغیرہ سے ہمدردی کی یہ سب امور موصوفہ اور عاجز کے واسطے موجب تشفی اور اطمینان ہوتے رہے اور ہم ان سب خیر خواہوں کے واسطے دعائیں کرتے رہے بالخصوص عزیزان سید عبدالحی و سید فضل الرحمان صاحب جنہوں نے متواتر خطوط کے علاوہ ایک تیل بھیجا عزیز ملک عبدالعزیز صاحب نے راولپنڈی سے ایک مرہم ارسال فرمائی۔ فیروزپورہ سے برادر محمد عبداللہ صاحب نے ایک شیشہ علاج کے واسطے بھیجا بعض احباب نے نسخے ارسال فرمائے بعض دوستوں نے موصوفہ کے کھانے کے واسطے میوہ جات و دیگر اشیاء ارسال کیں۔ ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب و ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب، ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب، حکیم مفتی فضل الرحمان صاحب عزیز نور الدین بھیروی سب محنت اور توجہ کے ساتھ معالجہ میں مصروف رہے سب احمدی بھائی اور بہنیں دور و نزدیک سے دعاؤں کے ساتھ امداد کرتے رہے موصوفہ کی ہمشیرہ والدہ خواجہ علی نے اور عزیز خواجہ علی نے موصوفہ کی بہت خدمت کی اور ہمسائیگان میں سے اہلیہ ڈاکٹر سید غلام غوث صاحب خاص شکریہ کی مستحق ہیں۔ اللہ کریم سب کو جزائے خیر دے اور دینی و دنیوی حسنات سے متمتع کرے آمین۔ اب احباب کرام سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ موصوفہ کو مغفرت قرب الٰہی اور ترقی درجات حاصل ہوں اور پسماندگان کو صبر جمیل دے اور اپنے حفظ و امان میں رکھے۔ آمین

خادم محمد صادق

(الفضل قادیان 27-اکتوبر 1925ء)

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں

جبکہ ایک صاحب ایمان سب باتوں پر خدا تعالیٰ کو مقدم کر لیتا ہے تب اس کا خدا کی طرف رفع ہوتا ہے وہ اسی زندگی میں خدا تعالیٰ کی طرف اٹھایا جاتا ہے اور ایک خاص نور سے منور کیا جاتا ہے اس رفع میں وہ شیطان کی زد سے ایسا بلند ہو جاتا ہے پھر شیطان کا ہاتھ اس تک نہیں پہنچ سکتا ہر ایک چیز کا خدا تعالیٰ نے اس دنیا میں بھی ایک نمونہ رکھا ہے اور اسی کی طرف اشارہ ہے کہ شیطان جب آسمان کی طرف چڑھنے لگتا ہے تو ایک شہاب ثاقب اس کے پیچھے پڑتا ہے جو اس کو نیچے گرا دیتا ہے شہاب ثاقب روشن ستارے کو کہتے ہیں اس چیز کو بھی ثاقب کہتے ہیں جو سوراخ کر دیتی ہے اور اس چیز کو بھی ثاقب کہتے ہیں جو بہت اونچی چلی جاتی ہو اس میں حالت انسانی کے واسطے ایک مثال بیان کی گئی ہے جو اپنے اندر ایک نہ صرف ظاہری بلکہ ایک مخفی حقیقت بھی رکھتی ہے جب ایک انسان کو خدا تعالیٰ پر پکا ایمان حاصل ہو جاتا ہے تو اس کا خدا تعالیٰ کی طرف رفع ہو جاتا ہے اور اس کو ایک خاص قوت اور طاقت اور روشنی عطا کی جاتی ہے جس کے ذریعے سے وہ شیطان کو نیچے گرا دیتا ہے ثاقب مارنے والے کو بھی کہتے ہیں ہر ایک صاحب ایمان کے واسطے لازم ہے کہ وہ اپنے شیطان کے مارنے کی کوشش کرے اور اسے ہلاک کر ڈالے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

فرانس کے صدر کا اعلان

فرانس کے صدر مسٹر جیکوئس شیراک نے گذشتہ دنوں اسرائیل کا دورہ کیا۔ اس دوران ایک عجیب واقعہ ہوا جو سفارتی تاریخ میں ایک عجیب وغریب مظاہرہ تھا۔ فرانس کے صدر دورے کے دوران فلسطینی عوام سے ملنے کے لئے آگے بڑھے تو اسرائیل کی فوج نے ان کو روکا۔ اس پر مسٹر شیراک اسرائیلی سپاہیوں سے الجھ پڑے اور ان کو سخت سست کہا۔ فرانس کے صدر نے جس طرح اسرائیلی سپاہیوں سے تکرار کی اور انہیں ڈانٹا یہ بات نہایت عجیب ہے۔ مہمان صدر کو عوام سے ملنے سے روکا جانا سفارتی تاریخ کا ایک حیران کن اور قابل افسوس واقعہ ہے۔ اسرائیل حکام فلسطینی عوام کی دشمنی میں اتنے بڑھ گئے ہیں کہ ایک معزز مہمان جو اپنے ملک کے صدر ہیں ان کی عزت کا بھی خیال نہ کیا گیا۔

بعد ازاں فرانسیسی صدر نے رملہ میں فلسطینی اسمبلی کے اجلاس سے خطاب کیا۔ فلسطینی اسمبلی سے خطاب کرنے والے وہ پہلے سربراہ مملکت ہیں۔ انہوں نے فلسطینیوں کی آزاد اور خود مختار مملکت کے قیام کی حمایت کا اعلان کیا اور اسرائیل کو کہا کہ وہ مقبوضہ فلسطینی علاقوں میں آبادکاری کا سلسلہ بند کردے۔ فلسطین کے صدر مسٹر یاسر عرفات نے فرانس کے صدر کا شکریہ ادا کیا۔

بعد ازاں اسرائیل کی طرف سے جاری ہونے والے ایک اعلان میں صدر جیکوئس شیراک سے ہونے والے غلط سلوک پر معذرت کا اظہار کیا گیا۔

○○○

سری نگر میں بم دھماکہ

سری نگر میں کٹھ پتلی حکومت گذشتہ چند روز سے جو بیانات کشمیری حریت پسندوں کے خلاف دے رہی تھی اس کا پہلا جواب آج کشمیری حریت پسندوں نے سری نگر کے ایم ایل اے ہاسٹل میں ایک ہولناک بم دھماکہ کرکے دے دیا۔ مجاہدین آزادی کی ایک تنظیم نے بم دھماکے کی ذمہ داری قبول کرلی ہے۔

یہ بم دھماکہ ایسی جگہ ہوا ہے جو عام آدمی کی پہنچ اور آمد و رفت سے دور ہے اور جس جگہ کی حفاظت پولیس کے درجنوں جوان کر رہے تھے۔ اس دھماکے میں دو سپاہی ہلاک اور 8 زخمی ہو گئے۔ یہ دھماکہ صبح کے پونے دس بجے ہاسٹل کے مین گیٹ کے اندر ہوا۔ اس وقت مقبوضہ کشمیر کی کٹھ پتلی اسمبلی کا اجلاس جاری تھا۔

اس دھماکے سے کشمیری حکومت کے ان تمام دعاوی کا پول کھل گیا ہے جس میں اس نے دعویٰ کیا تھا کہ وہ تمام ایم ایل اے کی حفاظت کرے گی اور یہ کہ اب کشمیری حریت پسند جلد ہتھیار ڈال دیں گے۔ بھارتی وزیر اعلیٰ مسٹر فاروق عبداللہ نے تو اپنے زعم میں کشمیری حریت پسندوں کو ایک ماہ کی مہلت دے دی تھی کہ وہ ہتھیار حکومت کو جمع کروادیں ورنہ موت کے لئے تیار رہیں۔

مسٹر فاروق عبداللہ کے بارے میں سکھوں کی تنظیم ببر خالصہ انٹرنیشنل نے لندن میں کہا ہے کہ فاروق عبداللہ مغربی پنجاب کے سابق وزیر اعلیٰ بے انت سنگھ کے راستہ پر چل پڑے ہیں اور ان کا انجام عبرت ناک ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ بھارتی حکومت کو علم ہونا چاہئے کہ آزادی اور ظلم کے نظام کے خاتمے کے لئے کی جانے والی تحریکوں کو دھونس دھاندلی اور ظلم و تشدد سے دبایا نہیں جاسکتا۔

○○○

12 دن کے بونس کا تنازعہ

بھارت کے پوسٹ اینڈ ٹیلی کام کے محکمے کے دس لاکھ ورکروں نے غیر معینہ مدت کے لئے ہڑتال کردی ہے۔ جس سے تمام کام معطل ہو کر رہ گیا ہے۔ ان ورکروں کا تنازعہ یہ ہے کہ ان کو 40 دن کا بونس دیا گیا۔ مگر ان کا مطالبہ ہے کہ ان کو بھی 52 دن کا بونس دیا جائے کیونکہ ریلوے کے ورکروں کو 52 دن کا بونس ملا ہے۔ حکومت بھارت نے اس ہڑتال کو غیر قانونی قرار دے دیا ہے۔ بھارت کے وزیر برائے پوسٹ اینڈ ٹیلی کام نے کہا ہے کہ افسوس کی بات یہ ہے کہ بغیر مذاکرات کئے ہڑتال جیسا آخری قدم اٹھالیا گیا ہے۔ انہوں نے ورکوں کو مذاکرات کی پیش کش کی ہے۔

○○○

گجرات میں بی جے پی کی شکست

بھارت کے صوبہ گجرات میں بھی ہندو انتہا پسند سیاسی جماعت بی جے پی کو شکست کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ وہاں پر بی جے پی کی حکومت قائم ہونے کی بجائے شنکر سنگھ بگھیالہ کو وزیر اعلیٰ بنا دیا گیا ہے۔ بی جے پی نے کہا ہے کہ گورنر سیاسی آدمی کی طرح کام کر رہے ہیں بلکہ کانگریس کے رکن کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں۔ گورنر نے مسٹر شنکر سنگھ کو اپنے ارکان اپنے ساتھ لانے اور انہیں دکھانے کو کہا تھا۔ گورنر کے اس اقدام کو بی جے پی نے فوری طور پر عدالت میں چیلنج کردیا کہ گورنر ایسے اقدام کرنے کا حق نہیں رکھتے۔ لیکن عدالت نے یہ درخواست رد کردی اس کے بعد بی جے پی نے راستہ روکو مہم چلانے کی کوشش کی لیکن یہ بھی ناکام رہی۔ گجرات میں صدر راج نافذ کرکے انتخابات کرائے گئے تھے۔ اب گجرات میں صدر راج ختم کردیا گیا ہے۔

○○○

افغانستان میں احمد شاہ مسعود کی پسپائی

افغانستان میں احمد شاہ مسعود کی افواج کو ایک ناکامی کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ پچھلے چند دنوں سے طالبان کو علاقے میں شکست کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا لیکن اب یہ اطلاع ملی ہے کہ طالبان نے احمد شاہ مسعود کی افواج سے ایک گاؤں چھین لیا ہے۔ اور ایک اور گاؤں پر قبضہ مستحکم کرلیا ہے۔ افغانستان کے شمالی علاقے میں سخت لڑائی ہو رہی ہے۔ احمد شاہ مسعود کی فوجوں نے طالبان کے ساتھ جنگ بندی مسترد کردی تھی۔ عموماً جو فریق جنگ بندی کا اعلان قبول نہ کرے اس کے بارے میں اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ وہ مضبوط پوزیشن میں ہے۔ احمد شاہ مسعود نے آج طالبان پر ایک اور بڑا حملہ کیا۔ اس میں ٹینک توپ خانہ اور طیارے بھی شامل تھے۔

ادھر اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے افغانستان میں جنگ بندی کا مطالبہ کیا ہے اور اس معاملے کو بات چیت کے ذریعے حل کرنے کی کوشش پر زور دیا ہے۔

○○○

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر مفصل تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر 30837 میں رضیہ پروین زوجہ چوہدری خلیل احمد قوم بندیچھ جٹ پیشہ خانہ داری عمر 44 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 96-3-26 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/D M 500۔ اور زیورات طلائی تیرہ تولہ مالیتی -/40000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/D M 100 ماہوار بصورت جیب خرچ از خاوند محترم مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ رضیہ پروین جرمنی۔ گواہ شد نمبر1 ناصر احمد وصیت نمبر 26791 گواہ شد نمبر2 چوہدری محمد اسماعیل وصیت نمبر 11745۔

مسل نمبر 30838 میں نعیمہ شاہین زوجہ زبیر خلیل خان قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر 41 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم شرقی ربوہ حال جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 95-7-11 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ طلائی انگوٹھی اور کوکا مالیتی -/D M 200۔ اور حق مہر -/5000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/D M 450 ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نعیمہ شاہین 8/24 دارالعلوم شرقی ربوہ حال جرمنی گواہ شد نمبر1 زبیر خلیل خان خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 مبارک احمد جرمنی۔

مسل نمبر 30839 میں بشریٰ داؤد ناصر زوجہ داؤد احمد ناصر قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 96-6-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زیورات طلائی وزنی 250 گرام مالیتی -/100000 روپے۔ اور حق مہر -/D M 2000 اس وقت مجھے مبلغ -/D M 200 ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ بشریٰ داؤد ناصر جرمنی گواہ شد نمبر1 جمال اے قیصر پسر موصیہ گواہ شد نمبر2 داؤد احمد ناصر خاوند موصیہ۔

مسل نمبر 30840 میں خورشید اختر بنت رانا عبدالحکیم قوم راجپوت جھمٹ پیشہ خانہ داری عمر 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن خوشاب حال جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 95-6-7 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ مکان واقعہ محلہ آہیر انوالہ چوک بادہ حکیم خوشاب برقبہ تین مرلہ جس کے 1/4 حصہ کی مالکہ ہوں۔ اور بینک بیلنس -/160000 روپے پاکستانی اس وقت مجھے مبلغ -/D M 467 ماہوار بصورت سوشل الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ خورشید اختر جرمنی گواہ شد نمبر1 رانا عبدالکریم وصیت نمبر 11392 جرمنی گواہ شد نمبر2 اعجاز احمد جرمنی۔

خلافت لائبریری ربوہ

احمدیہ ٹیلیویژن انٹرنیشنل آج کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

پیر 28- اکتوبر 1996ء

12-00 جرمن پروگرام-
1-00 رات- اردو کلاس-(نیا)-
2-00 لندن سے ایک خط-
2-30 درس کلام الٰہی- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- بیت الفضل لندن (1995)-
4-00 متفرق پروگرام-
4-30 چینی زبان سیکھئے-
5-00 تلاوت-حدیث-خبریں
5-30 چلڈرنز کارنر- کوئز- ناصرات الاحمدیہ فیصل آباد بمقابلہ گوجرانوالہ بمقابلہ سرگودھا-(دوبارہ)
6-00 لقاءمع العرب-(دوبارہ)-
7-00 اراؤنڈدی گلوب-
8-00 (صبح)اردو کلاس(دوبارہ)-
9-00 نارویجیئن زبان سیکھئے-(دوبارہ)-
10-00 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ (دوبارہ)-
11-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
12-30 (دوپہر) چلڈرنز کارنر- کوئز- ناصرات الاحمدیہ- فیصل آباد بمقابلہ گوجرانوالہ بمقابلہ سرگودھا-
1-00 درس کلام الٰہی- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 1995ء(دوبارہ)-
1-30 لندن سے ایک خط-
2-00 لقاءمع العرب-
3-00 اردو پروگرام- سیرت پڑھنے والے فرید احمد نوید- لکھنے والے حضرت میر محمد اسحاق صاحب-
4-00 سہ پہر- اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ(نیا)-
5-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30 نارویجیئن زبان سیکھئے-
6-00 انڈونیشین پروگرام-
7-00 شام- ترجمہ کلام الٰہی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- 96-10-28-
8-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس- انصاراللہ سپورٹس ربوہ-
8-30 لقاءمع العرب-(نیا)-
10-00 ترکی پروگرام-
11-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر(نیا)-

درخواست دعا

○ عزیز شکیل احمد ابن رفیق احمد صاحب ڈرائیور دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ کی موٹر سائیکل کے ایک ایکسیڈنٹ میں بائیں ٹانگ ٹوٹ گئی تھی مورخہ 96-10-24 کو کامیاب اپریشن ہو گیا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو جلد از جلد شفا عطا فرمائے۔

○ مکرمہ ثوبیہ ہما صاحبہ بنت مکرم محبوب احمد صاحب باڈی گارڈ شدید بیمار ہیں اور فیصل آباد کے ایک ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ اور حالت تشویش ناک ہے ان کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم مظفر احمد ڈوگر صاحب مربی سلسلہ کے چچا مکرم سردار منور احمد ڈوگر صاحب 96-10-26 سے فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں ان کو ہائی بلڈ پریشر اور شوگر کی زیادتی کی تکلیف ہے۔ ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

بقیہ صفحہ 1

ہے بلکہ بعض صورتوں میں سخت سزا دی گئی ہے۔ ایک صورت میں تو اسی کوڑے کی سزا ہے ایسے شخص کے لئے۔ قطع نظر اس کے کہ وہ واقعہ ہوا ہو گا یا نہیں ہوا ہو گا۔ (کلام الٰہی) نے جو شرائط لگائی ہیں ان شرائط پر چونکہ وہ بیان کرنے والا پورا نہیں اترتا۔ اور اس نے ناحق تشہیر کی ہے اس بات کی اس لئے اس کے لئے اسی کوڑے تک کی سزا مقرر فرمادی گئی ہے۔

تو چھوٹی موٹی باتوں میں جہاں سزا نہیں ہے وہاں تو لوگ بے دھڑک ایسی باتیں کرتے ہیں۔ ٹوہ لگاتے اندازے لگاتے پھر چسکے لینے کے لئے سوسائٹی میں وہ باتیں پھیلاتے اور اس کے نتیجے میں سارے معاشرے میں زہر گھول دیتے ہیں۔ فرمایا اچھی چیز ہتھیانے کی بھی حرص نہ کرو۔ اب دیکھیں ان دونوں باتوں کو اکٹھا جوڑ دیا ہے۔ تجسّس اور اچھی چیز کو۔ یہی وہ نفسیاتی نکتہ ہے جو میں نے آپ کے سامنے رکھا تھا۔ کہ کسی کی اچھی چیز ہے جو اس کے پاس ہے تمنا یہ ہے کہ وہ مجھے ملے۔ وہ خواہ عزت ہو یا اور کوئی دنیا کا مقام ہو یا کوئی مال و دولت وغیرہ قسم کی چیز ہو۔ کسی بھائی کو اچھا دیکھا جائے اور یہ تمنا ہے کہ میں اس سے لے لوں یہ میری ہو جائے۔ یہ ہے جو پھر کئی طرح سے اس سے انتقام لینے پر انسان کو آمادہ کرتی ہے۔ اور ایک انتقام کا طریق یہ ہے کہ پھر اس کی برائیاں ڈھونڈو اور اسے معاشرے میں پھیلاؤ۔

(از خطبہ 25- اکتوبر 1994ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفینِ نو

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام واقفینِ نو کو صحت وتندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور وہ بڑے ہو کر خود اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

یاسر محمود ابن ریاض احمد مانگا ضلع سیالکوٹ

سائرہ ارشد بنت ارشد محمود سرگودھا

عافیہ طاہر بنت طاہر احمد ربوہ

عادل وحید ابن ادریس احمد مانگا ضلع سیالکوٹ

مالحہ فرحت بنت نوید الٰہی ربوہ

نائلہ ریاض خان بنت ریاض احمد خان ربوہ

اللہ رکھا ابن عبد الستار مانگا ضلع سیالکوٹ

شمائل احمد ابن بشیر احمد ضیغم ربوہ

ذیشان احمد ولد نعیم احمد صدیق لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah
خلافت لائبریری ربوہ

خبریں

ربوہ : 26- اکتوبر-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 16 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 26 درجے سنٹی گریڈ

○ گزشتہ روز حکومت کی طرف سے پیش کئے گئے اقتصادی پیکیج جس کو "منی بجٹ" کا نام دیا گیا ہے۔ کے خلاف ملک بھر میں ہڑتال ہوئی۔ بڑے شہروں میں بڑی مارکیٹیں بند رہیں۔ جبکہ چھوٹی مارکیٹیں اور دوکانیں کھلی رہیں۔ ٹرانسپورٹروں نے بھی ہڑتال کی۔ صبح کے وقت بسیں چلتی رہیں بعد میں بند ہو گئیں۔ شام کے بعد پھر شروع ہو گئیں۔ جن شہروں میں ہڑتال ناکام رہی ان میں لیہ' رحیم یار خان' ڈاہرانوالہ' لیاقت پور' میلسی' مظفر گڑھ' سمبڑیال' پھالیہ' ملکوال کنجاہ' حافظ آباد' مرید کے اور شیخوپورہ شامل ہیں۔ دیگر شہروں میں ہڑتال پر امن رہی۔ مختلف مقامات پر احتجاجی جلسے ہوئے اور جلوس نکالے گئے۔ جن میں منی بجٹ کو مسترد کرتے ہوئے حکومت سے مستعفی ہونے کا مطالبہ کیا گیا۔

○ ٹرانسپورٹروں کی ہڑتال کے باعث ایک شہر سے دوسرے شہر جانے والوں کو شدید پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔

○ راولپنڈی شہر میں مختلف مقامات پر مسلم لیگی کارکنوں اور پولیس کے درمیان جھڑپیں ہوئیں۔ کارکنوں نے حکومت کے خلاف نعرے بازی کی۔ ٹائر جلائے۔ پولیس نے لاٹھی چارج کیا اور مظاہرین نے پتھراؤ کیا۔

○ جماعت اسلامی کے اسلام آباد میں دھرنے کو روکنے کے لئے ٹرینوں کو لاہور روک کر ان میں سینکڑوں جماعت اسلامی کے کارکن پکڑ لئے گئے راوی کے پل پر بھی زبردست چیکنگ کی گئی اسلام آباد میں کرفیو کا سا سماں ہے۔ رینجرز اور پولیس کا گشت جاری ہے۔ جی ٹی روڈ پر ناکے کھڑے کر کے چیکنگ کی گئی۔ سینکڑوں کارکنوں کو گرفتار کر کے نامعلوم مقامات پر پہنچا دیا گیا۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے عوام نے حکومت پر عدم اعتماد کر دیا ہے۔ حکومت کی جڑیں کٹ چکی ہیں۔ اب حکومت مستعفی ہو جائے۔ اب پاکستان بچاؤ تحریک میں شدت آ جائے گی۔ اپوزیشن اس حکومت سے قوم کی جان چھڑانے تک چین سے نہیں بیٹھے گی۔ اس نیک مقصد کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار ہیں۔ حالات ایسے ہیں کہ عوام عنقریب ٹیکس دینے سے انکار کر دیں گے۔ حکمرانوں نے استعفیٰ نہ دیا تو قوم گھسیٹ کر نکال دے گی۔ انہوں نے کامیاب ہڑتال پر عوام کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستانی قوم نے ہر دور میں آمریت ختم کرنے کے لئے تاریخی کردار ادا کیا۔ وہی کردار دوہرانے کے لئے ایک بار پھر تیار ہیں۔

○ سابق چیف آف آرمی سٹاف جنرل مرزا اسلم بیگ نے کہا ہے کہ صدر مملکت نے فوج کی رضامندی سے ریفرنس بھیجے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جو بھی تبدیلی ہو آئینی ہونی چاہئے۔ دونوں جماعتیں اقتدار کی خاطر لڑ رہی ہیں دونوں ہی احتساب کی زد میں آئیں گی۔ فوج جمہوری نظام میں مدد کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ مرتضیٰ بھٹو کے قتل میں بے نظیر بھٹو کے سیاسی دشمن ملوث ہیں۔

○ تین سالوں میں ہڑتال سے 15 روز کام بند رہا۔ ایک کھرب 20۔ ارب روپے کا نقصان ہوا ہے۔ یہ نقصان ملک کے کل دفاعی بجٹ کے برابر ہے۔ اگر یہ ہڑتالیں نہ ہوتیں تو اربوں روپے کے نئے ٹیکس لگانے کی ضرورت نہ پڑتی۔

○ ایک بھارتی سفارت کار کو ملک چھوڑنے کا حکم دے دیا گیا ہے۔ بھارت نے جواباً ایک پاکستانی سفارت کار کو ملک سے جانے کا حکم دے دیا ہے۔

○ صوبائی محتسب جسٹس (ر) منیر خان نے کہا ہے کہ عدالتوں کے سوا تمام صوبائی ادارے صوبائی محتسب کے دائرہ اختیار میں ہیں۔ عدالت میں زیر سماعت مقدمے پر محتسب کوئی کارروائی نہیں کر سکتا۔ محتسب کو جھوٹی درخواست دینے والوں کے خلاف کارروائی ہو گی۔ صوبائی محتسب صرف 30 جون 96ء کے بعد کے واقعات کا جائزہ لے سکتا ہے انہوں نے عوام سے کہا کہ دسمبر 96ء سے پہلے درخواستیں نہ بھیجیں۔

○ لاہور ہائی کورٹ میں حکومتی وکلاء نے کہا کہ جماعت اسلامی ہٹلر کی نازی پارٹی کی طرز کی دہشت پسند تنظیم ہے۔ جماعت نے ایک سفارت کار کو اغوا کیا۔ اس جماعت کا ماضی گواہ ہے کہ یہ ایک دہشت گرد تنظیم ہے۔ جماعت اسلامی کی طرف سے دائر کردہ رٹ درخواست اور جماعت کا دھرنا رکوانے کی رٹ درخواست لاہور ہائی کورٹ نے مسترد کر دیں۔ فاضل عدالت نے کہا کہ جماعت اسلامی کے کارکن پر امن طور پر پارلیمنٹ جا سکتے ہیں۔

○ جماعت اسلامی کے تینوں ارکان قومی اسمبلی نے استعفے دے دیئے ہیں۔ یہ استعفے ہفتے کے روز قومی اسمبلی کے سیکرٹریٹ میں جمع کر دا دیئے گئے۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ سردار محمد عارف خان نکئی نے کہا ہے کہ نہ ہڑتال ہوئی اور نہ پہیہ جام۔ انہوں نے کہا کہ دھرنے والوں کو اسلام آباد جانے سے نہیں روکیں گے۔ کسی کو اسلحہ بھی لیجانے نہیں دیں گے۔ سینئر صوبائی وزیر ملک مشتاق اعوان نے کہا کہ اپوزیشن اپنی ہڑتال کا انجام دیکھ کر سیاست سے دستبردار ہو جائے۔ تاہم انہوں نے کہا کہ کرایوں میں اضافہ عوام کی برداشت سے باہر ہو گا۔

○ مسلم لیگ (ن) کے ترجمان نے وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کو مشورہ دیا ہے کہ محترمہ! مجبور ہونے سے پہلے ہی راز کھول دیں۔ نواز شریف کی مثال پر عمل کرنا ان کے بس کی بات نہیں۔ یہ حکومت لاتیں کھا کر ہی جانا چاہتی ہے۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ ہم اسلحہ کی برآمدگی کا ڈرامہ عدالت میں چیلنج کریں گے۔ اسلحہ برآمد ہوتا تو پریس کے سامنے پیش کیا جاتا۔

○ وفاقی حکومت نے سابق وزیر اعلیٰ منظور وٹو کو اپنی اکثریت ثابت کرنے کی آزمائش کا موقع (فلور ٹیسٹ) دینے سے انکار کر دیا ہے اٹارنی جنرل سید اقبال حیدر نے کہا کہ اس بارے میں بیان تو حکومت کے وکیل دیں گے میں تو بطور اٹارنی جنرل پیش ہو رہا ہوں۔ انہوں نے اپنے دلائل میں حکومت کے وکلاء کے دلائل دوہرائے اور کہا کہ میں ایسا اس لئے کر رہا ہوں کہ ان گراؤنڈز کو عدالت نے قبول نہیں کیا اور اخبارات سے یہ تاثر مل رہا ہے کہ عدالت فلاں فیصلہ کر رہی ہے۔

○ اٹارنی جنرل مسٹر اقبال حیدر نے گزشتہ روز لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس خلیل الرحمان سے طویل ملاقات کی۔

○ لاہور ہائی کورٹ نے منظور وٹو کے کیس میں ایک ہفتہ کا التوا دینے کی حکومتی وکیل کی درخواست مسترد کر دی اور کہا کہ آئندہ سماعت پیر کو ہو گی۔

○ قومی اسمبلی میں "بزرگوں" پر مشتمل آزاد گروپ نے سابق وزیر اعلیٰ منظور وٹو کی حمایت کر دی ہے۔ اور منی بجٹ اور احتساب بل کی مخالفت کی ہے۔

○ صدر مملکت نے وزیر اعظم کے نام ایک خط میں لکھا ہے کہ آپ نے آئین کی خلاف ورزی کی ہے۔ آئین کی دفعہ 46۔اے کے تحت یہ ضروری ہے کہ وزیر اعظم صدر کو وفاقی کابینہ کے فیصلوں اور قانون سازی کی تمام تجاویز سے باخبر رکھے۔ مگر احتساب بل کی کابینہ میں منظوری اور اسمبلی میں پیش کرنے سے پہلے مجھے اطلاع نہیں دی گئی۔ یہ خط جمعرات کی شام کو لکھا گیا ہے۔ خط میں لکھا گیا ہے کہ اس بل کی اطلاع مجھے اخبارات کے ذریعے ملی اور ابھی تک بھی مجھے کوئی اطلاع نہیں دی گئی۔

○ صدر کے خط پر تبصرہ کرتے ہوئے ماہرین قانون نے کہا ہے کہ یہ ساری باتیں آئین کا آرٹیکل 58(2) بی کروا رہا ہے۔ جسے صدر ضیاء نے شامل کر کے آئین کو نہ پارلیمانی رہنے دیا نہ صدارتی۔

ضروری اعلان
ہمارا دواخانہ مطب حمید مشہور دواخانہ 14/2 دار البرکات سے تبدیل ہو کر چند قدم آگے کوٹھی نمبر 1 دار العلوم چلا گیا ہے۔ فون نمبر: 212755
منیجر: مطب حمید مشہور دواخانہ اقصیٰ چوک ربوہ
فون نمبر دوکان: 212855

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات کا مرکز
بہتر تشخیص ٭ مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد
فون: 647434

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
زیورات کی دنیا میں منفرد نام
دوکان: 212837
گھر: 212175
نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز میاں نسیم احمد طاہر میاں فرید یوسف

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی سوانح حیات
تحدیث نعمت
ملنے کا پتہ
طاہر کمپوزنگ سنٹر' گابا بلڈنگ' رائل پارک' لاہور
فون: 631 1931 - 636 6931

دوا تاثیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۳۰ روپے۔ ۶۰ گرام ۹۰ روپے۔ ۱۰۰ گرام ۱۵۰ روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس) ۲۵۰ روپے
فہرست ادویہ و جنتری ۱۹۹۶ء مفید طبی معلومات کیساتھ مفت طلب کریں۔ بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔ سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph: (04524) 211434-212434
Fax: (04524) 534